□ امتناعِ قادیانیت آرڈیننس مجریہ 1984ء

□ قادیانیوں کے صد سالہ جشن منانے پر پابندی

کے خلاف قادیانیوں کی اپیل مسترد کرنے والے

سپریم کورٹ کے

قابلِ صد احترام جج صاحبان

کو

ملّتِ اسلامیہ کا خراجِ عقیدت

محمد طاہر رزاق

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت۔ حضوری باغ روڈ۔

ملتان

عقیدۂ ختم نبوت اسلام کی اساس ہے۔ یہی وہ بنیادی پتھر ہے جس پر دین اسلام کی عمارت کھڑی ہے۔ یہی وہ عقیدہ ہے جو جسد اسلام کی روح ہے۔ اس عقیدہ کی اہمیت و نزاکت کی وجہ ہے کہ مسلمان ہر عہد میں تحفظ ختم نبوت کے لیے بڑے حساس اور چوکس رہے ہیں۔ تاریخ اسلام شاہد ہے کہ جب بھی کسی کمینہ خصلت نے تاج و تخت ختم نبوت پر ڈاکہ زنی کی ناپاک جسارت کی' غیور مسلمانوں کی تلواریں اللہ کا انتقام بن کر اس کی طرف لپکیں اور اسے جہنم واصل کر دیا۔ مسلمانوں کی تاریخ ختم نبوت کے محافظوں کی قربانیوں سے بھری پڑی ہے۔ وقت نے جب بھی انہیں پکارا' وہ لبیک لبیک کی صدائیں دیتے آئے اور اپنی جانیں نچھاور کر دیں۔ تاریخ کے اوراق پر شہدائے ختم نبوت کے خون کی چمک رشک خورشید و قمر ہے۔

جب ہندوستان پر انگریز مکمل طور پر قابض ہو چکا تھا اور مسلمان غلامی کی زنجیروں میں جکڑے ہوئے تھے۔ ظالم فرنگی نے مسلمانوں کے جسموں سے روح محمدؐ اور جذبہ جہاد نکالنے کے لیے جھوٹی نبوت کی ایک بھیانک سازش تیار کی اور اس کام کے لیے قادیان کے رہنے والے ایک شخص مرزا غلام احمد قادیانی کو منتخب کیا اور اس بدطینت نے پروگرام کے مطابق دعویٰ نبوت کر دیا' جس کے ماننے والے آج بھی ہند و پاک کے علاوہ دیگر ممالک میں بھی پائے جاتے ہیں اور انہیں قادیانی یا مرزائی کے نام سے پکارا جاتا ہے' جبکہ وہ خود کو "احمدی" کہلواتے ہیں۔ قادیانیوں کے نزدیک مرزا قادیانی نبی اور رسول ہے' اس کی بیویاں امہات المومنین ہیں' اس کے ساتھی صحابہ کرام ہیں' اس کی من گھڑت باتیں کلام اللہ ہیں' اس کی بے ہودہ گفتگو احادیث ہیں' اس کا خاندان اہل بیت ہے' اس کی بیٹی سیدۃ النساء ہے' اس کا شہر مدینتہ المسیح ہے' اس کے تین سو تیرہ ساتھی بدری صحابہ کرام کی طرح ہیں۔ وہ اپنے سوا پوری ملت اسلامیہ کو کافر قرار دیتے ہیں' جو مرزا قادیانی کی نبوت کا اقرار نہ کرے' اسے کافر' سور' کنجری کی اولاد اور حرام الولد قرار دیتے ہیں۔ مسلمانوں کا کلمہ پڑھتے ہیں لیکن کلمہ میں "محمدؐ" سے مراد "مرزا قادیانی" کو لیتے ہیں۔ اپنی عبادت گاہ کا نام مسجد رکھتے ہیں' اذانیں دیتے ہیں' غرضیکہ شعائر اسلامی کا کھلم کھلا استعمال کرتے ہیں۔ مسلمانوں نے ان کے خلاف 1953ء اور 1974ء میں دو زبردست تحریکیں چلائیں اور 1974ء کی تحریک کے نتیجہ میں پاکستان کی قومی اسمبلی نے انہیں غیر مسلم قرار دے دیا۔ لیکن ظالم قادیانی مسلمانوں کے سینوں پر مونگ دلتے ہوئے شعائر اسلامی کا استعمال کرتے رہے۔ مجروح مسلمانوں نے شعائر اسلامی کے تحفظ کے لیے 1984ء میں ایک طوفانی تحریک ختم نبوت چلائی' جس

کے نتیجہ میں سابق صدر پاکستان جنرل محمد ضیاء الحق نے 26 اپریل 1984ء کو امتناع قادیانیت آرڈیننس جاری کیا، لیکن ختم نبوت کے باغیوں نے اس آرڈیننس کو قبول نہ کیا اور قانون شکنی کرتے رہے۔

23 مارچ 1989ء میں قادیانیوں نے قادیانیت کا جشن صد سالہ منانے کا پروگرام بنایا کیونکہ ایک صدی قبل یعنی 23 مارچ 1889ء میں مرزا قادیانی نے لدھیانہ (بھارت) میں اس فتنہ کی بنیاد رکھی تھی۔ جھوٹی نبوت کا جشن منانے کے لیے ربوہ میں خصوصی انتظامات کیے گئے۔

① پورے ربوہ اور گردونواح کی پہاڑیوں اور عمارتوں پر چراغاں کرنے کے لیے لائٹ ڈیکوریشن پارٹیوں سے گوجرانوالہ، سرگودھا، فیصل آباد، راولپنڈی اور جھنگ وغیرہ سے سامان کرایہ پر حاصل کرنے کے لیے معاہدے کیے، ہزاروں روپیہ ایڈوانس دیا اور اشٹام پیپرز پر تحریریں حاصل کیں۔

② بجلی بند ہونے کی صورت میں وسیع پیمانہ پر جنریٹروں کا انتظام کیا گیا۔

③ لاکھوں مٹی کے دیے ٹرکوں پر منگوائے، جنہیں سرسوں کے تیل سے جلانا تھا۔

④ ربوہ میں سو گھوڑے، سو ہاتھی اور سو ملکوں کے جھنڈے لہرانے کا انتظام کیا۔

⑤ اس موقع پر ربوہ میں عورتوں اور مردوں کے لیے فوجی وردی تیار کی گئی، جسے پہن کر انہیں عسکری طاقت کا مظاہرہ کرنا تھا۔

⑥ اس کے علاوہ تقسیم مٹھائی، جشن، جلسے اور دیگر تقریبات وغیرہ کے لوازمات کا اہتمام کیا۔

مسلمانوں کو جب جھوٹے نبی کی جھوٹی نبوت کے جشن کا پتہ چلا تو وہ غیرت ایمانی سے بپھر گئے اور قریب تھا کہ اسلامیان پاکستان ربوہ پر چڑھ دوڑتے اور اینٹ سے اینٹ بجا دیتے، لیکن عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت نے فوراً حالات کو کنٹرول میں لیا اور اعلیٰ حکام سے رابطہ قائم کیا۔ مسلمانوں کے غم و غصہ کو دیکھتے ہوئے، ڈپٹی کمشنر جھنگ نے جشن پر پابندی عائد کر دی۔ قادیانیوں کا جشن سوگ میں تبدیل ہو گیا۔ جھوٹی نبوت پر اوس پڑ گئی۔ اسلام فتح یاب ہوا اور کفر کو شکست فاش ہوئی۔ قادیانی اس شکست پر سرکچلے سانپ کی طرح بل کھا رہے تھے۔ وہ غصہ سے پھنکارتے ہوئے ہائیکورٹ جا پہنچے اور اس پابندی کو ہائیکورٹ میں چیلنج کر دیا۔ جناب جسٹس خلیل الرحمٰن خان دامت برکاتہم کی عدالت میں کیس لگا۔ عزت مآب جسٹس صاحب نے قادیانیوں سے کہا کہ

اب جشن کا وقت گزر گیا ہے' اب یہ رٹ بعد از وقت ہے' لیکن قادیانی بضد تھے کہ جناب آپ ٹھیک فرماتے ہیں کہ جشن کا وقت بیت گیا ہے' لیکن ہم یہ فیصلہ چاہتے ہیں کہ یہ پابندی جائز تھی یا ناجائز؟

چنانچہ کیس کی کارروائی شروع ہوئی۔ انصاف کے ایوان میں قادیانیوں کی وہ درگت بنی کہ چھٹی کا دودھ یاد آگیا۔ عزت مآب جسٹس خلیل الرحمٰن خان صاحب کے ایمانی قلم نے وہ تاریخی فیصلہ رقم کیا کہ جھوٹی نبوت کے گھروں میں صف ماتم بچھ گئی۔ کفر طشت از بام ہو گیا۔ قادیانی بلبلا اٹھے اور سپریم کورٹ میں اس فیصلے کے خلاف اپیل دائر کر دی اور اس کے ساتھ ہی امتناع قادیانیت آرڈیننس کو بھی چیلنج کر دیا۔ مزید بر آں کوئٹہ ہائی کورٹ کے جناب جسٹس امیر الملک مینگل صاحب کے تاریخ ساز فیصلہ کو' جس میں انہوں نے قادیانیوں کی طرف سے شعائر اسلامی کی توہین پر قادیانیوں کو سزا سنائی تھی' کو بھی چیلنج کر دیا۔ سپریم کورٹ کے فل بنچ نے ان تمام کیسوں کی سماعت کی۔ فل بنچ مسٹر جسٹس عبدالقدیر چوہدری' مسٹر جسٹس محمد افضل لون' مسٹر جسٹس سلیم اختر' مسٹر جسٹس ولی محمد اور جسٹس شفیع الرحمٰن پر مشتمل تھا۔ کیس کی بھرپور سماعت ہوئی۔ فریقین کے وکلاء نے تفصیل سے اپنا اپنا موقف پیش کیا۔ آخر سپریم کورٹ نے اپنا تاریخ ساز اور قادیانیت سوز فیصلہ سنا دیا' جس کا ہر ہر لفظ قادیانیت کی رگ جاں پر نشتر ہے' جس کی ہر ہر سطر نبوت کاذبہ کے گلے میں پھانسی کا پھندہ ہے اور جس کا ہر ہر صفحہ مرزائیت کے لیے پیغام اجل ہے۔ 59 صفحات پر محیط یہ فیصلہ عزت مآب جناب جسٹس عبدالقدیر چوہدری نے تحریر فرمایا۔ جناب جسٹس ولی محمد اور جناب جسٹس محمد افضل لون نے جناب جسٹس عبدالقدیر چوہدری کے فیصلہ سے اتفاق کیا۔ جناب جسٹس سلیم اختر نے بھی قادیانیوں کی اپیل مسترد کرتے ہوئے تین صفحات پر مشتمل اپنا الگ فیصلہ لکھا' جبکہ جسٹس شفیع الرحمٰن نے اس تاریخی فیصلے سے اختلاف کرتے ہوئے اپنا الگ اختلافی نوٹ لکھا۔ قابل صد احترام جناب جسٹس عبدالقدیر چوہدری مد ظلہ کے تحریر کردہ فیصلہ کے چند موٹے موٹے نکات پیش خدمت ہیں:

- ❑ امتناع قادیانیت آرڈیننس بنیادی حقوق کے خلاف نہیں۔
- ❑ قادیانی اسلامی اصطلاحات استعمال کر کے مسلمانوں کو دھوکہ دیتے ہیں۔ اگر قادیانی مسلمانوں کو دھوکہ نہ دینا چاہتے ہوتے تو اپنی علیحدہ اصطلاحات بنا لیتے۔
- ❑ قادیانیوں کے مذہب کی کوئی بنیاد نہیں۔

- دنیا میں بے شمار مذاہب موجود ہیں لیکن کسی نے بھی دوسرے مذہب کی اصطلاحات کو نہیں اپنایا اور نہ ہی ان پر قبضہ جمایا ہے۔
- اسلامی ریاست کو یہ حق حاصل ہے کہ وہ غیر مسلموں کو شعائر اسلام کی آڑ میں اپنے مذہب کی تبلیغ کرنے سے روکنے کے لیے قانون سازی کرے۔
- کسی کو بھی مخصوص اسلامی اصطلاحات استعمال کرنے کی اجازت نہیں دی جا سکتی کیونکہ یہ مسلمانوں کے عقائد کا حصہ ہیں۔
- قادیانیوں کی طرف سے بار بار مخصوص اسلامی اصطلاحات استعمال کرنے پر اصرار مسلمانوں کو اس بات کا یقین دلاتا ہے کہ وہ انہیں دھوکا دینا چاہتے ہیں۔
- شہریوں کے جان و مال کے تحفظ کے لیے قادیانیوں کے صد سالہ جشن پر پابندی کا فیصلہ درست تھا۔

جناب جسٹس عبدالقدیر چوہدری نے اس سارے فیصلے کا نچوڑ کیا خوب لکھا:

"اس خطے کے مسلمانوں کے نزدیک سب سے قیمتی چیز ایمان ہے اور وہ کسی ایسی حکومت کو برداشت کرنے کے لیے تیار نہیں ہیں جو ان کے ایمان کا تحفظ نہ کر سکے اور انہیں دھوکہ دہی سے نہ بچا سکے"۔

سپریم کورٹ آف پاکستان نے کیس کی سماعت کے تقریباً چھ ماہ بعد فیصلہ صادر فرمایا۔

مسلمانان پاکستان کو سپریم کورٹ سے بڑی امیدیں وابستہ تھیں۔ وہ ہر روز امید کا ایک نیا چراغ جلا کر اس عظیم الشان فیصلے کا یوں انتظار کرتے' جیسے کوئی ماں ممتا کی تڑپ میں' گھر کی دہلیز پر بیٹھی اپنے گمشدہ بچے کا انتظار کر رہی ہو یا بارانی علاقے کا کوئی غریب دہقان اپنی کٹیا میں بیٹھا' آسمان پر نظریں جمائے بادلوں کا منتظر ہو۔ آخر انتظار کی یہ گھڑیاں ختم ہو کر خوشی و مسرت کی گھڑیوں میں تبدیل ہو گئیں۔ سپریم کورٹ کے ایوانوں سے یہ پر عظمت فیصلہ باد بہاری کا ٹھنڈا جھونکا بن کر آیا' جس سے ہر مسلمان کے دل کی کلی کھل اٹھی اور چہرے پر مسکراہٹوں کے پھول اپنی بہار دکھانے لگے۔

سپریم کورٹ کے قابل صد احترام جج صاحبان!

آپ نے عدل فاروقیؓ کی یاد تازہ کر دی۔ آپ نے محمد کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے غلاموں کی داستان عشق و وفا کو پھر زندہ کر دیا۔ ہم آپ کی الفت اسلام کو خراج تحسین پیش کرتے ہیں۔ ہم

آپ کے دینی جذبہ کو ہدیہ تبریک پیش کرتے ہیں۔ ہم آپ کی اسلامی غیرت کو جھک جھک کر سلام عرض کرتے ہیں۔ ہم آپ کے عشق رسولؐ پر تحسین و آفرین کے پھول نچھاور کرتے ہیں۔ ہم وارفتگی کے عالم میں آپ کے اس قلم کے بوسے لیتے ہیں' جس سے یہ تاریخ ساز فیصلہ لکھا گیا۔ ہم محسوس کر رہے ہیں کہ پاکستان کی ہواؤں اور فضاؤں میں یہ نعرے گونج رہے ہیں --- ہر مسلمان کے ہونٹوں پر یہ صدا ہے ---

پاسبان ناموس رسالتؐ جناب جسٹس عبدالقدیر چوہدری ----- زندہ باد

محافظ ختم نبوت جناب جسٹس محمد افضل لون ----- زندہ باد

عاشق رسولؐ جناب جسٹس ولی محمد ----- زندہ باد

پروانہ شمع ختم نبوت جناب جسٹس سلیم اختر ----- زندہ باد

لائق تحسین جج صاحبان!

آپ پوری ملت اسلامیہ کے محسن ہیں۔ پوری قوم آپ کو سلیوٹ کرتی ہے۔ تحفظ ختم نبوت کی تاریخ میں آپ کے نام ستاروں کی طرح جگمگاتے رہیں گے۔ آپ کی آئندہ آنے والی نسلیں اپنے زمانے کے لوگوں کے سامنے آپ کا تذکرہ کر کے فخر حاصل کریں گی۔ آپ نے یہ ایمان پرور فیصلہ لکھ کر نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے ایک قریبی تعلق پیدا کر لیا۔ اللہ کی رحمتوں کو اپنی جانب متوجہ کر لیا۔ پیارے آقا صلی اللہ علیہ وسلم گنبد خضراء میں آپ سے کتنے خوش ہوں گے۔ مجاہد اعظم ختم نبوت سیدنا صدیق اکبرؓ کتنے شاداں و فرحاں ہوں گے۔ جنگ یمامہ کے شہدائے ختم نبوت اور دیگر زمانوں کے شہدائے ختم نبوت کی ارواح کتنی پر مسرت ہوں گی۔ حضرت پیر مہر علی شاہ گولڑویؒ، حضرت پیر جماعت علی شاہؒ، حضرت سید انور شاہ کشمیریؒ، حضرت سید عطاء اللہ شاہ صاحب بخاریؒ، مولانا ثناء اللہ امرتسریؒ کتنے خوش و خرم ہوں گے۔ آپ نے ارتداد کے جن کو پا بہ زنجیر کر دیا۔ نبوت کاذبہ کے دجل و فریب کو ہتھکڑی لگا دی۔ شعائر اسلامی کے سامنے دیوار چین قائم کر دی۔ ملک عزیز پاکستان کو ایک بہت بڑے خونی بحران سے بچا لیا۔ قادیانی مذہبی بہروپیوں کی وردی اتروا دی اور کفر و اسلام کے درمیان ایک حد فاصل قائم کر دی۔

آپ نے یہ فیصلہ لکھ کر ثابت کر دیا کہ ۔

مال و زر جہاں کی تمنا نہیں مجھے
عشق رسولؐ میری متاع حیات ہے

دہلیز مصطفیؐ سے کہاں اٹھ کے جاؤں گا
میرا تو آسرا ہی پیغمبر کی ذات ہے

واجب الاحترام جج صاحبان!

آپ اس فیصلے کی برکات اپنی ذات اور اپنے گھر بار پر محسوس کریں گے۔ یہ فیصلہ سحاب کرم بن کر آپ کے سروں پر سایہ فگن رہے گا اور مصائب و مشکلات کی راہ میں سد سکندری بنے گا (ان شاء اللہ)۔ ہم دل کو دامن بنا کر آپ کے لیے دعا گو ہیں۔

عروج ہو ایسا نصیب تم کو دنیا میں
آسماں خود تمہاری رفعتوں پہ ناز کرے

اس تاریخ ساز مقدمہ میں امت مسلمہ کی وکالت کی سعادت اٹارنی جنرل جناب عزیز اے منشی' جناب مقبول الٰہی ملک ایڈووکیٹ جنرل پنجاب' جناب اعجاز یوسف ایڈیشنل ایڈووکیٹ جنرل بلوچستان' جناب راجہ حق نواز ایڈووکیٹ سپریم کورٹ' جناب ایم اے آئی قرنی ایڈووکیٹ آن ریکارڈ' جناب ڈاکٹر سید ریاض الحسن گیلانی سینئر ایڈووکیٹ سپریم کورٹ' جناب محمد اسمٰعیل قریشی سینئر ایڈووکیٹ سپریم کورٹ' جناب ممتاز علی مرزا ڈپٹی اٹارنی جنرل' جناب سردار خان ایڈووکیٹ جنرل صوبہ سرحد' جناب عبدالغفور منگی ایڈیشنل ایڈووکیٹ جنرل سندھ' جناب ایم ایم سعید بیگ کو حاصل ہوئی' جنہوں نے نہایت جانفشانی سے یہ ذمہ داری پوری کی اور اس کیس کو ساحل مراد تک پہنچایا۔

واجب الاحترام وکلاء صاحبان!

آپ ہمارا ناز ہیں' آپ ہمارا مان ہیں' آپ وکیل مصطفیؐ ہیں' آپ وکیل دین مصطفیؐ ہیں۔ آپ کے دلائل کے الفاظ منجنیق کے پتھر تھے' آپ کے جملے شمشیر کی دھار تھے' آپ کا لہجہ طغیانی بپا کیے دریا کی روانی تھا' جس نے قادیانیت کے پرخچے اڑا دیے۔ قوم آپ کی مشکور و ممنون ہے اور احسان مندی کا اظہار کرتے ہوئے کہہ رہی ہے۔

خدا کرے تم سلامت رہو ہزار برس
ہر برس کے ہوں دن پچاس ہزار

❁